# رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

| عنوان، تبویب | مضمون سوال وجواب | نام وپتہ مستفتی | تاریخ نقل فتاویٰ | فتویٰ نمبر مع رجسٹر |
|---|---|---|---|---|

(۳) بیٹے کے امیر ہونے سے غریب والد پر حج فرض نہیں ہوتا۔

بالمال بلا خلاف، لأن الحج لزمه في الذمة بلا خلاف لوجود الشرط، وهو الاستطاعة وقد وقع العجز عن الأداء بنفسه فيلزمه البدل۔

وفي الهندية: (ج ۱/ ۲۱۷):

إذا وجد ما يحج به وقد قصد التزوج يحج به ولا يتزوج لأن الحج فريضة أوجبها الله تعالىٰ على عبده كذا في التبيين۔

«۳»...... بیٹے کے امیر ہونے سے غریب والد پر حج فرض نہیں ہوتا بلکہ والد پر حج کے فرض ہونے کے لئے خود اُس کا صاحب استطاعت ہونا ضروری ہے۔

في البحر الرائق: (ج ۲/ ۳۸۸):

والقدرة على الراحلة لا تثبت إلا بالملك أو الإجارة لا بالعارية والإباحة فلو بذل الابن لأبيه الطاعة وأباح له الزاد والراحلة لا يجب عليه الحج۔

وكذا في بدائع الصنائع (ج ۲/ ۲۹۷) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

شہباز احمد غفر اللہ له

۸/۲/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ له
۸/۲/۱۴۳۰

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۸/۲/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ

---

۱۳ / ۱۱۹۶ — ۸/۲ ۳۰ — ۵/۲ ۲۰۹ — محمد رفیق الہلال مسجد جوہر جی پارک لاہور

جناب عالی!

مندرجہ ذیل مسئلے میں آپ کی رائے درکار ہے، اپنی تحقیق سے مستفید فرماکر ممنون فرمائیں!

سوال:- کیا حمل کے استقرار سے پہلے جنس معلوم کرنا اور لڑکے کی طلب میں لڑکی کے علقہ کو ضائع کرنے کی گنجائش ہے؟

مثلاً کوئی جوڑا یہ چاہے کہ ان کے ہاں لڑکا پیدا ہو لڑکی نہ ہو تو کیا ڈاکٹر ان کے مطالبے پر یہ کر سکتا ہے کہ "ٹیسٹ ٹیوب" سے رحم میں صرف اس جنین کو منتقل کرے جو نر (Male) ہو اور جو جنین مادہ (Female) ہو اس کو ضائع کر دے؟

بینوا توجروا

سائل

محمد رفیق الہلال مسجد جوہر جی پارک لاہور

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ بچے کی طلب کرنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر لڑکے کے حصول کے لیے مذکورہ طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱) فقہاء کرام نے ٹیسٹ ٹیوب کے استعمال کی اجازت بطور علاج دی ہے، یعنی اگر کسی کے ہاں فطری طریقہ سے اولاد کا حصول ناممکن ہو اور وہ ٹیسٹ ٹیوب کو استعمال کرنا چاہیں تو ضرورت کی بنا پر اس کے استعمال کی گنجائش ہے، اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ اپنی مرضی سے بیٹی یا بیٹا پیدا کرنے کے لیے اس کو اختیار کیا جائے، کیونکہ بیٹے کی خواہش اگرچہ جائز ہے لیکن یہ کوئی ضرورت نہیں کہ جس کی بنا پر اس کی اجازت دیدی جائے، لہذا اس مقصد کے لیے ٹیسٹ ٹیوب کا استعمال جائز نہیں ہے۔

(۲) ٹیسٹ ٹیوب کے اس طریقہ کے استعمال سے معاذ اللہ، اللہ جل شانہ کی تخلیق پر اعتراض کی سی صورت بن جاتی ہے، اس لیے بھی اس سے احتراز لازم ہے۔

(۳) محض اس بنا پر کہ اس نطفے سے لڑکی پیدا ہوگی اس کے علقہ کو ضائع کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم میں عزل کے مسئلے پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور اس ضمن میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس نیت سے نکاح نہ کرنا یا اس نیت سے بیوی کے ساتھ صحبت نہ کرنا کہ اس سے بیٹیاں پیدا ہوں گی گناہ ہے۔

لہذا مذکورہ بالا محظورات کی بنا پر سوال میں ذکر کردہ صورت میں اس مقصد کے لیے کہ لڑکا ہو لڑکی نہ ہو ڈاکٹر کا ٹیسٹ ٹیوب سے رحم میں اس جنین کو منتقل کرنا جو نر ہو اور مادہ کے جنین کو ضائع کردینا جائز نہیں ہے، اس سے احتراز لازم ہے۔

وفی حاشیة ابن عابدین (جلد۳ صفحہ ۱۷۶، ایچ ایم سعید)

مطلب فی حکم إسقاط الحمل قوله (وقالوا الخ) قال فی النهر بقی هل یباح الإسقاط بعد الحمل نعم یباح ما لم یتخلق منه شیء ولن یکون ذلك إلا بعد مائة وعشرین یوما وهذا یقتضی أنهم أرادوا بالتخلیق نفخ الروح وإلا فهو غلط لأن التخلیق یتحقق بالمشاهدة قبل هذه المدة کذا فی الفتح وإطلاقهم یفید عدم توقف جواز إسقاطها قبل المدة المذکورة علی إذن الزوج :وفی کراهة الخانیة ولا أقول بالحل إذ المحرم لو کسر بیض الصید ضمنه لأنه أصل الصید فلما کان یؤاخذ بالجزء فلا أقل من أن یلحقها إثم هنا إذا أسقطت بغیر عذر . قال ابن

| فتویٰ نمبر مع رجسٹر | تاریخ نقل فتاویٰ | نام و پتہ مستفتی | مضمون سوال وجواب | عنوان، تبویب |
| --- | --- | --- | --- | --- |

وهبان ومن الأعذار أن ينقطع لبنها بعد ظهور الحمل وليس لأبي الصبي ما يستأجر به الظئر ويخاف هلاكه ...... فإباحة الإسقاط محمولة على حالة العذر أو أنها لا تأثم إثم القتل ......

**وفی احیاء العلوم للامام الغزالیؒ (النظر فیما علی الزوج وعلی الزوجة)**

الثالثة: الخوف من كثرة الحرج بسبب كثرة الأولاد والاحتراز من الحاجة إلى التعب في الكسب ودخول مداخل السوء وهذا أيضاً غير منهي عنه فإن قلة الحرج معين على الدين نعم الكمال والفضل في التوكل والثقة بضمان الله حيث قال: وما من دابة في الأرض إلا على الله رزقها ، ولا جرم فيه سقوط عن ذروة الكمال وترك الأفضل ولكن النظر إلى العواقب وحفظ المال وادخاره مع كونه مناقضاً للتوكل لا نقول إنه منهي عنه. الرابعة: الخوف من الأولاد الإناث لما يعتقد في تزويجهن من المعرة كما كانت من عادة العرب في قتلهم الإناث فهذه نية فاسدة لو ترك بسببها أصل النكاح أو أصل الوقاع أثم بها لا بترك النكاح والوطء فكذا في العزل والفساد في اعتقاد المعرة في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم أشد وينزل منزلة امرأة تركت النكاح استنكافاً من أن يعلوها رجل فكانت تتشبه بالرجال ولا ترجع الكراهة إلى عين ترك النكاح.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد زبیر مدنی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۵ ربیع الثانی ۱۴۳۰ ہجری

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۵-۴-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۷/۴/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
عبد المنان عفی عنہ
۷/۴/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۷/۴/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۷/۴/۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۷/۴/۱۴۳۰ھ